© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہات

نفاذِ شریعت بل

نفاذ شریعت پاکستانی قوم کی دینی سیاسی معاشرتی اور معاشی ذمہ داری ہے۔ دینی اس لیے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے تمکن فی الارض کی بنیاد ہی شریعت کے نفاذ پر رکھی ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (الحج: ۴۱)

ترجمہ: (یہ لوگ ایسے ہیں کہ) اگر ہم انہیں زمین میں حکومت دے دیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی) نیک کام کا حکم دیں اور برے کام سے منع کریں۔

سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ۔

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی لوگ تو کافر ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرنے تو یہی لوگ تو ظالم ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی لوگ تو فاسق ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا۔ (آیت ۳۶)

ترجمہ: اور کسی مؤمن مرد یا عورت کے لیے درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں جا پڑا۔

محولہ بالا آیات سے یہ چیز ثابت ہوئی کہ مسلمانوں کی حکومت کا مقصد وحید اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ قانون شریعت کا نفاذ ہے اور اس میں کسی قسم کے انحراف یا پہلوتہی کی گنجائش نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج تک ہمارے ملک کے اوپر جتنی بھی بلائیں نازل ہوئیں ان کی وجہ صرف یہ رہی کہ ہم نے شریعت کے نفاذ سے یا تو اغماض کیا یا اس عمل میں تعویق و تاخیر سے کام لیا۔ عرصے تک تو یہی پتہ نہ چل سکا کہ ناخدایان اقتدار ملک کو کس سمت لیے جانا چاہتے ہیں کیونکہ انہوں نے کوئی بھی ایسا اقدام نہیں کیا جس سے یہ سمجھا جاتا کہ وہ اس ملک کو اس کے بنیادی نظریات کی طرف چلانا چاہتے ہیں۔ تفصیلات میں جانے کا موقع نہیں تاہم اتنا ضرور اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ پہلی مرتبہ ۱۹۷۷ء کے مارشل لا کے بعد منزل کا تعین ہوا اور قوم کو اسلامی نظام کی آمد آمد کی خوشخبری سنائی گئی۔ اسلامی حدود کا نفاذ، نظام زکوٰۃ و عشر، احترام رمضان آرڈیننس، بلا سود بنکاری کا آغاز یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کی حیثیت نفاذ شریعت کے سلسلے میں ابتدائی اقدامات کی ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بوجوہ نفاذ شریعت کا عمل نہایت سست رفتار رہا اور خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے یہاں تک کہ دسمبر ۱۹۸۵ء کے اواخر میں مارشل لاء اٹھا لیا گیا اور ایک جمہوری حکومت جناب وزیر اعظم **محمد خان جونیجو** کی سرکردگی میں برسر اقتدار آئی اس حکومت کا انداز خالص جمہوری ہے یعنی حکومت کے مخالفین کو [illegible] کر جو وہ حکومت کچھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرگزرنا چاہتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو۔ تاہم نظریاتی مملکتوں کی تمامتر کامیابیوں کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ نظریات بروئے کار لائے جائیں جن کے لیے اس مملکت کا قیام عمل میں آیا تھا اور یہ بات کسی استدلال کی محتاج نہیں کہ پاکستان صرف اور صرف اسلام کے نام پر قائم ہوا لہٰذا وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ فی الفور اور بلا تاخیر ملک میں شریعت کی بالادستی قائم ہو۔

حالیہ ریفرنڈم میں صدر مملکت نے اسی بنیاد پر عوام سے ووٹ لیا تھا کہ وہ اسلامی نظام کو برپا کریں گے نیز جنرل الیکشن کے موقعہ پر تمام منتخب ہونے والے ارکان اسمبلی نے اپنے ووٹروں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ منتخب ہونے کے بعد وہ ملک میں اسلامی نظام قائم کریں گے اس لیے بھی ان کی شرعی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے اقدامات کریں جن سے اس ملک کے نظام پر قرآن و سنت کی بالادستی قائم ہو۔

سیاسی طور پر بھی ایک ایسے ملک میں جو چار صوبوں پر مشتمل ہو ہر صوبے کی اپنی مادری زبان اور مخصوص معاشرت ہو باہم مربوط رکھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ جو قدر مشترک ہو اسے اولیت دی جائے۔ ہمارے چار صوبوں کے مابین نہ زبان مشترک ہے نہ معاشرت۔ اگر کوئی بندھن ایسا ہے جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا تو وہ وہی ہے جو قیام پاکستان کے وقت برصغیر پاک و ہند کے بسنے والے ہر مسلمان کی زبان پر تھا یعنی

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

یعنی اسلامی نظام حیات کے قیام کا نعرہ۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اپنے اس بازو کو جو ایک ہزار میل کے فاصلے پر واقع تھا اور جس کو مغربی بازو سے سوائے اسلام کے کوئی دوسری چیز وابستہ نہیں رکھ سکتی تھی بلبل اکیڈمی اور ثقافتی طائفوں کے ذریعے جوڑے رکھنے کی کوشش کی تھی اور اسلامی اخوت و مساوات اسلامی عدل اجتماعی و مواسات کو پروان چڑھنے کا موقعہ نہ ملا جس سے فائدہ اٹھا کر غداران وطن اور بیرونی دشمنوں نے ہمارے ڈیڑھ کروڑ بھائیوں کو ہم سے جدا کر دیا۔ یاد رکھیے کہ اس وقت بھی ملک میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غدار موجود ہیں اور بیرونی دشمن مشرق و مغرب دونوں سرحدوں پر مصروف عمل ہیں۔ پنجاب کے مسلمان کو گوادر کے مسلمان سے جوڑے رکھنے والی طاقت جس طرح آج سے چودہ سو برس پہلے اسلام تھا اسی طرح آج بھی اسلام ہی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت سوائے اسلام کے طورخم کے مسلمان کو سندھ کے مسلمان سے وابستہ نہیں رکھ سکتی۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا دنیا کی ساری طاغوتی طاقتیں اسلام کے اس قلعہ (پاکستان) کی دیواروں میں دراڑیں پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔ یہودی لابی کے گماشتے پاکستان میں بھی موجود ہیں ہمارا ملک اس وقت بیرونی اور اندرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے باہر سے فنڈز فراہم کیے جا رہے ہیں اور ایک ایک جلسے اور جلوس پر کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں عوام کو دین اور اقدار دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دیندار طبقوں کو فرقوں میں بانٹا جا رہا ہے تخریب کاری بدامنی جبر و استحصال ظلم و بربریت رشوت و مفاد پرستی کا بازار گرم ہے ملک کے عوام کا سکون اور احساس تحفظ ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کیا یہ حالات اس بات کے متقاضی نہیں ہیں کہ ملک کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کیا جائے اور ان اقدار کو فروغ دیا جائے جنہیں اپنانے کے باعث ریگزار عرب کے صحرا نشین بنیان مرصوص بن کر کھڑے ہو گئے تھے اور قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج کو اپنے پاؤں سے روند ڈالا تھا لہٰذا ثابت ہوا کہ دینی ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت ہماری سیاسی ضرورت بھی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد بدقسمتی سے ہماری مملکت مہاجرین کے مسئلے سے دوچار ہو گئی اور بہت جلد بانیٔ پاکستان قائداعظم رحمہ اللہ علیہ کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں سے اٹھ گیا اور بدقسمتی در بدقسمتی یہ کہ بقول سردار عبدالرب نشتر مرحوم۔

منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

اس وجہ سے وہی جاگیردار اور وڈیرے پاکستان کے وسائل معاش پر قابض رہے ان کے طرز استحصال اور انداز جبر و ظلم میں کوئی تغیر نہ ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام کی مفلوک الحالی بدستور باقی رہی اور اسلام کے عدل اجتماعی کی برکات سے عوام محروم رہے۔ یہ امر کتنا تعجب انگیز ہے کہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہو کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كاد الفقران يكون كفرا۔

(قریب ہے کہ تنگدستی کفر تک پہنچا دے)۔

من كان عنده فضل ظهر فليعد به على من لا ظهر له ومن كان عنده فضل زاد فليعد به على من لا زاد له حتى ظننا انه لا حق لاحد منا في الفضل۔

(سنن ابی داؤد: ۱: ۲۳۴ طبع کانپور)

جس کسی کے پاس زائد (از ضرورت) سواری ہو وہ ایسے آدمی کو سواری دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زائد کھانا ہو وہ ایسے شخص کو دے دے جس کے پاس کھانا نہ ہو (راوی کہتے ہیں) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ زائد از ضرورت چیز میں ہم میں سے کسی کو کوئی حق نہیں۔

اس کے نام لیواؤں کی مملکت میں ایک غریب کا بچہ دوا کے بغیر مرجاتا ہے اور امیر کے کتے کے علاج کے لیے اسپیشلسٹ ڈاکٹر بلائے جاتے ہیں۔ فاروق اعظمؓ نے تو فرات کے کنارے مرنے والے کتے کی ذمہ داری قبول کی تھی اور فاروق اعظم کے نام لیواؤں کا حال یہ ہے کہ اپنی کوٹھی کے زیر سایہ ایک جھگی میں تڑپنے والی مسلمان روح کو بھی سہارا دینے کو تیار نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کا معاشی نظام اپنی تمام تر برکات و ثمرات کے ساتھ نافذ کیا جائے تاکہ عوام کو یہ احساس ہو کہ واقعۃً وہ کسی اسلامی فلاحی مملکت میں زندگی گزار رہے ہیں۔

ہم شکر گزار ہیں سینیٹر قاضی عبداللطیف اور سینیٹر مولانا سمیع الحق کے جنہوں نے اپنی دینی ذمہ داری کو محسوس فرماتے ہوئے سینٹ میں شریعت بل پیش فرمایا ہے۔ شریعت بل کا مطالعہ کرتے وقت ممکن ہے بعض حضرات یہ کہیں کہ اس کی چند شقیں دستور سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متصادم یا دستور پر متزاید ہیں - جہاں تک متصادم ہونے کا سوال ہے تو اس سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ اگر شریعت بل کی کوئی شق دستور کی کسی دفعہ سے متصادم ہو تو چونکہ آئین کی دفعہ ۲ میں یہ تصریح ہے کہ ملک میں کتاب وسنت کی بالادستی ہوگی اس لیے بجائے اس کے کہ شریعت بل کو پس پشت ڈال دیا جائے دستور میں ترمیم کر دی جائے کیونکہ شریعت منزل من اللہ ہے اور دستور انسانی ذہن کی تخلیق - اور اصول یہ ہے کہ اگر انسانی ذہن کی کوئی تخلیق وحی سے متصادم ہو تو وحی حاوی ہوگی -

یقین ہے کہ عزت مآب وزیر اعظم پاکستان جو صحیح معنوں میں اسلامی درد رکھتے ہیں نیز ہمارے فاضل منتخب اراکین سینٹ اپنی اسلام دوستی حب الوطنی اور جذبۂ ایمانی کے تحت بالاتفاق شریعت بل کو منظور فرما کر اپنے لیے فلاح دارین کا سامان کریں گے اور اس طرح خلق اور خالق دونوں کے آگے سرخرو ہوں گے - ہم اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے ہیں کہ وہ ہمارے محترم وزیر اعظم اور معزز اراکین سینٹ کو اس عظیم کام کی انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے آمین -

محمد حسن حسمی

© rasailojaraid.com